

## 49022- ہمرات کو کنکریاں مارنے کا وقت

سوال

میں بالتجید ہمرات کو رمی کرنے کی ابتداء اور انتخاء کا وقت معلوم کرنا چاہتا ہوں؟

پسندیدہ جواب

صحیح اور طاقتو روچست اشخاص کے لیے عید کے دن ہمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت عید کے دن طلوع شمس سے اور کمزور اشخاص جو ازدھام برداشت نہیں کر سکتے بچے بوڑھے اور عورتوں کے لیے رمی کا وقت عید کی رات آخری حصہ سے شروع ہوتا ہے۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا عید کی رات چاند غائب ہونے کا انتظار کرتی تھیں اور جب چاند غائب ہو جاتا تو مزادغہ سے مرنی روانہ ہو جاتی اور ہمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتی تھیں۔ اور ہمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا آخری وقت عید والے دن غروب شمس تک رہتا ہے، اور جب ازدھام زیادہ ہو یا وہ ہمرات سے دور پڑا کیے ہوئے ہو اور رات تک کنکریاں مارنے میں تاخیر کرنا چاہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن اسے گیارہ تاریخ کی طلوع فجر تک تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

اور یام تشرییت یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ میں رمی ہمرات کرنے کا وقت زوال شمس یعنی نصف النہار جب ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے سے لیکر رات تک گئے تک رہتا ہے، لیکن اگر رش وغیرہ کی بنا پر رمی کرنے میں مشقت کا سامنا ہو تو پھر رات کو طلوع فجر تک رمی کرنے میں کوئی حرج نہیں، گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو زوال شمس سے قبل رمی کرنا جائز نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد رمی کی اور لوگوں سے فرمایا:

مجھ سے حج کا طریقہ حاصل کرلو۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ کا باوجود اس کے کہ شدید گری تھی اس وقت تک رمی میں تاخیر کی اور دن کے شروع کا حصہ ٹھنڈا اور آسان ہوتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت سے قبل رمی کرنی جائز نہیں اور یہ اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال ہوتے ہی نماز ظہر ادا کرنے سے قبل رمی کر لیتے تھے۔

اور یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ زوال سے قبل رمی کرنا حلال نہیں اور اگر جائز ہوئی تو زوال سے قبل رمی کرنا افضل تھا تاکہ نماز ظہر اول وقت میں ادا کی جاسکے کیونکہ اول وقت میں نماز کی ادائیگی افضل اور بہتر ہے۔

لہذا اس سے حاصل یہ ہوا کہ یام تشرییت میں زوال شمس سے قبل رمی کرنا جائز نہیں ہے۔

ویکھیں: فتاویٰ ارکان اسلام صفحہ نمبر (560)۔

اور وہ مزید یہ کہتے ہیں:

عید کے دن ہمرہ عقبہ کو رمی کرنے کا وقت گیارہ تاریخ کی طلوع فجر ہونے پر ختم ہو جاتا ہے اور کمزور و ناتوان لوگ جو رش برداشت نہیں کر سکتے ان کے رمی کرنے کے وقت کی ابتداء یوم الغر (عید کے دن) کی رات کے آخری حصہ سے شروع ہوتا ہے۔

اور ایام تشرییت میں حمرہ عقبہ کی رمی بھی باقی دونوں حمرات کی رمی کی طرح زوال کے وقت (نماز ظہر کے اول وقت) شروع ہوتی ہے اور دوسرے دن کی طلوع فجر کے وقت ختم ہو جاتی ہے، لیکن جب ایام تشرییت کا آخری دن یعنی چودہ مارچ کی رات ہو تو اس رات کو رمی نہیں کی جاسکتی، کیونکہ اس دن غروب شمس کے وقت ایام تشرییت ختم ہو جاتے ہیں۔

اس کے باوجود دن کے وقت رمی کرنا افضل اور بہتر ہے لیکن یہ ہے کہ اس وقت جاج کرام کی کثرت اور ازدحام تابے اور ایک دوسرے کی پرواہ نہیں کرتے جب حاجی کو نقصان پہنچنے کا بلکہ ہونے یا بہت سخت مشقت کا خدشہ ہو تو وہ رات کے وقت رمی کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح اگر اس نے بغیر کسی خوف اور خدشہ کے رات کو رمی کی تو پھر بھی اس پر کوئی حرج نہیں، لیکن افضل اور بہتر یہ ہے کہ وہ اس مسئلہ میں احتیاط کرے اور ضرورت کے بغیر رات کے وقت رمی نہ کرے۔ اہ

دیکھیں: فتاویٰ ارکان اسلام صفحہ نمبر (557-558)۔

واللہ اعلم۔